محمد اسحاق بھٹی

ایک حدیث

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ۔

(صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ)۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں بہتر وہ شخص ہے جو قرآن کی تعلیم حاصل کرتا ہے اور پھر لوگوں کو اس کی تعلیم دیتا ہے۔

قرآن مجید اللہ کا وہ کلام ہے، جو جبریل کے ذریعے اللہ کے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔ یہ افشردۂ نور اور مرکز ایمان ہے۔ دین کی تمام سچائیاں اور اسلام کی تمام صداقتیں اس میں جمع ہیں۔ دنیا و عقبیٰ کی کامیابیاں اس کی تعلیم میں موجود ہیں۔ اس کی ہر بات مبنی بر صحت اور اس کا ہر بول حق و صداقت کا مظہر ہے۔ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْہِ۔ اس میں شک و ریب کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں ہے۔ یہ آج بھی اسی صورت اور اسی شکل میں ہمارے سامنے ہے، جس طرح کہ چودہ سو سال پہلے تھا۔ یہ وہ نطق جبریل ہے جس کے کسی لفظ، کسی حرف اور کسی نقطے میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی اور نہ قیامت تک ہو گی۔ اللہ نے خود اس کی حفاظت کی ذمے داری قبول فرمائی ہے۔ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ (الحجر: ۹) یعنی ہم ہی نے اس نامۂ نصیحت کو نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

قرآن مجید کے بے شمار فضائل خود قرآن میں بھی اور کتب حدیث میں بھی بیان ہوئے ہیں۔ جو خوش قسمت حضرات اس کی تلاوت کی سعادت حاصل کرتے ہیں، ان کی بہت فضیلت بیان کی گئی ہے۔ ایک حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ قرآن کی تلاوت کرنے والے کو اس کے ایک ایک حرف کے بدلے دس دس نیکیاں بارگاہ خداوندی سے حاصل ہوتی ہیں۔ پھر جو لوگ اس کے مطالب و معانی پر غور کرتے اور اسے سمجھ سمجھ کر پڑھتے ہیں، انھیں اور بھی مستحق خیر و فضیلت قرار دیا جاتا ہے۔ جس مجلس میں قرآن مجید پڑھا جا رہا ہو، وہ بھی اللہ کے نزدیک نہایت بابرکت مجلس ہے۔

اس حدیث میں جو ابتدا میں درج کی گئی ہے، قرآن کا علم حاصل کرنے والے اور پھر آگے اس کی تعلیم کو پھیلانے والے کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ تم میں سب سے بہتر اور اچھا شخص وہ ہے جو خود بھی قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرتا ہے اور دوسروں کو بھی اس کی تعلیم دیتا ہے۔ اس حدیث کے ساتھ ہی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ایک اور حدیث مروی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

اِنَّ اَفْضَلَکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ اَوْ عَلَّمَہٗ۔

کہ تم میں سے افضل ترین وہ شخص ہے، جو قرآن کی تعلیم حاصل کرتا ہے یا اس کی پاکیزہ تعلیم سے لوگوں کو بہرہ ور کرتا ہے۔

قرآن کی تعلیم کو عام کرنے اور پھیلانے میں جو کوشش بھی کی جائے گی، وہ خیر و فضیلت کا باعث ہوگی۔ اس کو پڑھنا، سننا، سمجھنا، لوگوں کو پڑھانا، پڑھنے اور پڑھانے والوں کی مالی امداد کرنا، قرآن مجید خرید کر مسجدوں میں رکھنا اور پڑھنے والوں میں تقسیم کرنا، سب نیکی ہے اور اس قسم کے لوگ خیر و فضیلت کے حامل ہیں۔

قرآن مجید نے دنیا میں جو انقلاب پیدا کیا اور اس کی تعلیم سے انسانی ذہن اور انسانی فکر میں جو تبدیلی آئی، اس کو تاریخ میں عظیم الشان حیثیت حاصل ہے، اس سے تاریخ کا دھارا بالکل بدل گیا اور ایک ایسی قوم منصۂ شہود پر آئی جس نے حیرت انگیز کارنامے انجام دیے اور اقوامِ عالم میں سب سے آگے نکل گئی۔ علم و عمل، اخلاق و کردار، نظم و نسق اور شجاعت و بسالت میں کوئی اس کا حریف نہ تھا۔ آج بھی اگر قرآن کو مطمحِ نظر ٹھہرایا جائے اور اس کے احکام و ہدایات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات عالیہ کی روشنی میں سمجھا جائے اور اس پر عمل کی دیواریں استوار کی جائیں تو ارتقا و تقدم کی وہی فضا پیدا ہو سکتی ہے جو چودہ سو سال پہلے پیدا ہوئی تھی اور جس کے چرچوں سے تاریخ بھری پڑی ہے۔